أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی

(جامع الآثار: ج ۵ ص ۲۵۲۳)

سنو! کسی عربی کو عجمی پر کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں بجز تقویٰ کے۔

خطبہ حجۃ الوداع

(ایک مکمل ضابطہ حیات)

تصنیف

علامہ محمد ریاض قصوری

ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ لاہور

مکتبہ کریمیہ

جامع مسجد سید الکونین - (117)K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی

(جامع الآثار: ج ۵ ص ۲۵۲۳)

سنو! کسی عربی کو عجمی پر کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں بجز تقویٰ کے۔

خُطبۂ حجّۃ الوَداع

(ایک مکمل ضابطۂ حیات)

تصنیف

علامہ محمد ریاض قصوری

ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ لاہور

مکتبہ کریمیہ

جامع مسجد سید الکونین - (117)K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

☆ نام کتاب — خطبہ حجۃ الوداع ایک مکمل ضابطۂ حیات

☆ تصنیف — علامہ محمد ریاض قصوری

03214548940

☆ حروف سازی — محمد عمران عنصر

☆ خصوصی تعاون — چوہدری منظور احمد شاکر کینال ویو لاہور

☆ اشاعت — 2021ء

☆ قیمت — ---

ملنے کے پتے

☆ جامع مسجد شافع محشر حنفیہ غوثیہ چوک چوبرجی لاہور

☆ جامعہ اسلامیہ لاہور۔ ٹھوکر بیگ لاہور

☆ مکتبہ ریاض الجنۃ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ روڈ لاہور

☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔(البخاری)

(اے اللہ! رحمتیں نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ !تو برکتیں نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق اور بڑی بزرگی والا ہے)

الاهداء

بندہ اپنی اس ادنیٰ کاوش کو اللہ جل جلالہ کے پیارے حبیب شافع یوم النشور، رحمت عالم، نورِ مجسم، کریم آقا حضرت محمد ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ عقیدت ومحبت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

؎ گر قبول افتدز ہے عزوشرف

احقر العباد:

محمد ریاض قصوری

ناظم تعلیمات: جامعہ اسلامیہ لاہور

۲۸ اکتوبر ۲۰۱۹ء

۲۸ صفر المظفر ۱۴۴۱ھ

الانتساب

بندہ اپنی اس ادنیٰ کاوش کو اپنے جملہ محترم اساتذہ کرام، خصوصاً استاذی المکرّم، محقق العصر، جامع المعقول والمنقول، قاطعِ بدعات، آفتابِ علم وحکمت، صاحبِ تصانیف کتب کثیرہ حضرت علامہ حافظ مفتی محمد خان قادری بانی وسرپرست اعلیٰ جامعہ اسلامیہ لاہور

اور

اپنے والدین کریمین کے نام منسوب کرتا ہے۔

طالبِ دعا:

محمد ریاض قصوری

ناظم تعلیمات: جامعہ اسلامیہ لاہور

بَلَغَ العُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

حسنِ ترتیب

تقریظ

علامہ محمد خلیل الرحمٰن قادری

ناظم اعلیٰ: جامعہ اسلامیہ لاہور

نائب ناظم اعلیٰ: ملی مجلس شرعی پاکستان

مدیر اعلیٰ: ماہنامہ سوئے حجاز

محترم علامہ حافظ ریاض احمد قصوری حفظہ اللہ تعالیٰ جامعہ اسلامیہ لاہور کے ابتدائی اور ہونہار فاضلین میں سے ہیں۔ جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ تخصص کیلئے شام بھی گئے اور پنجاب یونیورسٹی سے ماسٹر کی ڈگری بھی حاصل کی۔ انہیں جامعہ کے فاضلین میں جو بات ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنی مادر علمی سے بطور استاذ منسلک ہونے کا فیصلہ کیا، پھر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ سچی لگن اور محنت کی بدولت اب وہ جامعہ میں بطور ناظم تعلیمات اپنے فرائض منصبی نبھا رہے ہیں۔ اس حیثیت میں انہوں نے ہمیشہ ہی خوب محنت اور جانفشانی سے کام لیا ہے۔ اصول پسند، مخلص، خوددار، محنتی اور اچھے منتظم ہیں۔ بحمد اللہ سینکڑوں علماء کے استاذ ہیں۔ ان کی پیروی کرتے ہوئے جامعہ کے کئی دیگر فاضلین نے بھی یہ راستہ اپنایا ہے کہ تحصیل علم کے بعد وہ اپنی مادر علمی سے بطور استاذ منسلک ہو گئے ہیں لیکن اس

حوالے سے سبقت لینے کا اعزاز بہر حال انہیں ہی حاصل ہے بلکہ جامعہ کے تناظر میں ان کی اتباع میں یہ راستہ اختیار کرنے والوں کے اجر وثواب میں وہ بھی برابر کے حصہ دار ہیں جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَہٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَہٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ

(مسلم، ص394، حدیث:2351)

ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا کام جاری کیا اور اُس کے بعد اُس پر عمل کیا گیا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کی طرح اَجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر وثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ نکالا اور اُس کے بعد اُس پر عمل کیا گیا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کی مانند گناہ ملے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

ہمہ پہلو مصروفیات کے ساتھ ساتھ اب وہ تصنیف وتالیف کی طرف ملتفت ہوئے ہیں، یقیناً یہ محقق عصر حضرت مفتی محمد خان قادری علیہ الرحمہ کا فیضان اور ان کی تربیت کا اثر ہے۔ زیر نظر تالیف "خطبۂ حجۃ الوداع ایک مکمل ضابطۂ حیات" اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ انہوں نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ خطبۂ حجۃ الوداع سے متعلق روایات کو مستند کتب احادیث سے نہ صرف ایک جگہ منتقل کر دیا ہے بلکہ اہم مقامات کی

اردو میں مختصراً تشریح بھی کردی ہے تاکہ قارئین سہولت کے ساتھ اس عظیم خطبہ کو کما حقہ سمجھ لیں۔ فاضل مصنف کا یہ کہنا سو فی صد درست ہے کہ یہ بے مثل خطبہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر اطراف واکناف سے صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی ادائیگی کے لئے شریک ہوئی تھی چنانچہ ان تک ابلاغ دین کا یہ بہترین موقع تھا۔ خطبہ کے الفاظ سے یہ اندازہ بخوبی ہوجاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر سے اچھی طرح آگاہ تھے یہ ان کا آخری حج ہے لہٰذا آپ نے اس قدر جامع خطبہ ارشاد فرمایا کہ شریعت کی تعلیمات کا کوئی اہم پہلو تشنہ نہ رہا اور ابلاغ کا حق ادا ہوگیا۔ ضرورت اس امر کی ہے اس خطبۂ مبارک کو عام کیا جائے۔ کتاب ہذا بھی اسی نیت سے لکھی گئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت محترم علامہ حافظ ریاض احمد قصوری اطال اللہ عمرہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے، انہیں اجر عظیم سے نوازے اور ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے، اہل اسلام اس سے خوب استفادہ کریں۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

13 مارچ 2021ء

تقریظ

علامہ ابواحمد محمد اللہ بخش قادری تونسوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ عزوجل کے پیارے رسول اور آخری نبی ، مکین گنبد خضریٰ سید الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد عربی ﷺ کو اللہ عزوجل نے جوامع الکلم کا تاج پہنا کر تاقیامِ قیامت جنّ وانس کی طرف نبی اور رسول برحق بنا کر مبعوث فرمایا اور اپنی لاریب کتاب قرآنِ مجید فرقانِ حمید بھی آپ ﷺ پر نازل فرمائی۔

قرآن اور صاحب قرآن ﷺ سے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ''

(سورۃ النحل:۴۴)

گویا آپ ﷺ بھی قرآن ثانی اور تفسیر قرآن ہیں۔ اور یوں تو آپ ﷺ کے خطبات طیبات، ارشادات عالیات اور کلمات مبارکات ہزاروں دفاتر میں موجود ہیں اور اہل علم نے اپنی بساط کے مطابق ان کو مختلف انداز میں مدون کیا ہے۔ کچھ اہل علم نے مسانید کی ترتیب پر اور دیگر نے سنن اور جوامع کی ترتیب پر اور بعض نے اجزاءِ حدیثیہ کی صورت میں ان پاکیزہ ارشادات کو محفوظ کرنے کی جہد مسلسل فرمائی ہے اور کچھ اہل علم

نے ان کی خوبصورت تشریحات بھی اُمت کے سپرد فرمائی ہیں، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بعض اہل علم نے ان ملفوظات شریفہ کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی فرمائے ہیں، اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ کے جملہ خیر خواہوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک عظیم کڑی ہے جو ''خطبہ حجۃ الوداع'' کے حوالہ سے بطور جزءِ حدیث تصنیف کی گئی ہے۔ فاضل نوجوان استاذ العلماء والفضلاء حضرت علامہ مولانا حافظ محمد ریاض قصوری حفظہ اللہ ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ لاہور کی گراں قدر تصنیف لطیف ہے، جسے اہل علم کے لئے بالخصوص اور عوام الناس کے لئے بالعموم تصنیف کیا گیا ہے۔ اُردو زبان میں اس موضوع پر راقم الحروف کی نظر سے تا حال کوئی کتاب یا رسالہ نہیں گزرا۔ ہاں عربی زبان میں امام ابو محمد ،ابن حزم رحمہ اللہ (ت:۳۸۴۔۴۵۶ھ) کا ''حجۃ الوداع'' کے عنوان سے ایک مفصل کام مطبوع ہے، عوام الناس کی اس کتاب تک رسائی مشکل ہے، بلکہ فقاہت اور فن اسماء الرجال کے ماہرین کے علاوہ دیگر اہل علم بھی شاید اس تک رسائی حاصل نہ کر سکیں۔ اللہ عزوجل جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے ممدوح علامہ مولانا حافظ محمد ریاض قصوری حفظہ اللہ کو جنہوں نے انتھک محنت اور محبت کے ساتھ اور نہایت دیانتداری کے ساتھ اس عظیم کام کو اُردو زبان میں یکجا جمع فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ ''حدیث حجۃ الوداع'' کی نہایت عمدہ اور مفید و نفیس شرح بھی سپرد قلم فرمائی ہے۔ علامہ حافظ محمد ریاض قصوری صاحب بہترین مدرس اور عمدہ خطیب و واعظ ہیں۔1999ء میں جامعہ اسلامیہ لاہور سے فراغت حاصل کرنے کے بعد دو سال پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کی ڈگری

حاصل کی اوراس کے بعد اپنے ہی جامعہ میں اپنے عظیم استاذ قبلہ محقق العصر مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ (بانی وسربراہ جامعہ اسلامیہ لاہور) کے حکم پراس وقت سے لے کرآج تادمِ تحریر جامعہ اسلامیہ لاہور میں بطورِ ناظم تعلیمات خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور سینکڑوں فضلاء کے استاذ بھی ہیں ۔اس کے ساتھ ساتھ جامعہ اسلامیہ لاہور کے ماہنامہ ''سوئے حجاز'' میں علمی وفکری مضامین اورمقالات بھی لکھتے رہتے ہیں۔آپ ایک سال ملک شام کے عظیم شہر دمشق کے مشہورادارہ ''جمعیة المعهد الفتح الاسلامی'' میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے اورعرصہ دراز سے لاہور کے علاقہ چوبرجی کے مرکز میں موجود جامع مسجد شافع محشر حنفیہ غوثیہ میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔آپ بہترین مدرس اورتجربہ کارناظم ہونے کے ساتھ ساتھ عمدہ صاحب قلم بھی ہیں جن کا ثبوت کتاب ہذا کی صورت میں موجود ہے۔فقیر راقم الحروف نے مختلف مقامات سے کتاب ہذا کو پڑھا اوراپنے موضوع پرلاجواب پایا۔

اللہ عزوجل کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ بجاہِ حبیبہ المصطفیٰ ﷺ مصنف حفظہ اللہ کی جملہ مساعی جمیلہ کوشرف قبولیت عطا فرمائے اورایسے ہی ان کی تدقیقات میں توفیقات کا اضافہ فرماتا رہے اوران کومزید ترقی اورعروج نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

العبدالفقیر :ابواحمد محمداللہ بخش قادری تونسوی

مدرس: جامعہ اسلامیہ لاہور

خطیب: جامع مسجد سیدالکونین (117)K بلاک جوہرٹاؤن لاہور

وجہِ تصنیف

بندۂ ناچیز نے اس موضوع کا انتخاب اس لیے کیا ہے کہ جامعہ اسلامیہ لاہور کے ناظم مالیات جناب محترم حاجی محمد رمضان صاحب کے اہل خانہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے جانے لگے تو انہوں نے مجھے خطبہ حجۃ الوداع علیحدہ سے چھپا ہوا کتابی شکل میں لانے کے لئے کہا۔ میں نے مارکیٹ کا رُخ کیا لیکن کہیں سے بھی میسر نہ ہوا۔ دوست واحباب سے معلومات لیں لیکن کامیابی نہ ملی۔ مجھے بتایا گیا کہ ایسا کام شاید مارکیٹ میں ابھی تک نہیں آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ صاحب ذوق وشوق کے لئے خطبہ حجۃ الوداع پر کام کیا جائے۔

میں نے اس حوالے سے اپنے علمی دوست جناب محترم مفتی محمد اللہ بخش تونسوی قادری سے مشورہ کیا تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور میری رہنمائی بھی فرمائی۔ اللہ رب العزت ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

درس وتدریس اور دوسری اہم ذمہ داریوں میں مشغولیت کی وجہ سے تھوڑا تھوڑا وقت نکال کر کام کرتا رہا۔ ایک عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور نبی آخر الزماں ﷺ کی نظر عنایت سے کام پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔ یہ اللہ رب العزت کا احسانِ عظیم ہے ورنہ بندہ اس قابل نہ تھا۔ دعا ہے اللہ رب العزت اپنی بلند بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے۔

احقر العباد

محمد ریاض قصوری

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاھرین وازواجہ الطاھرات اُمہات المؤمنین وعلی جمیع الأئمۃ التابعین من المفسرین والمحدثین المخلصین الکاملین الی یوم الدین۔ امابعد:۔

خطبہ حجۃ الوداع صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک دستور اور بنیادی اُصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ رحمت عالم، امام الانبیاء، خاتم النبیین، رسول مکرم، شفیع اُمم سیدنا محمد ﷺ ۹ ذی الحجہ کو مقام عرفات پہنچے۔ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق آپ کی سواری قصواء پر کجاوہ کسا گیا۔ آپ ﷺ بطن وادی میں تشریف لے گئے جہاں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ چوالیس ہزار نفوسِ قدسیہ ھادیٔ برحق کے انتظار میں کھڑے تھے جن میں فقیر و غنی، شاہ و گدا، مرد و عورتیں، گورے کالے، بچے بوڑھے، بیمار و تندرست، آزاد و غلام سب مجسمہ عبودیت کا نقشہ پیش کر رہے تھے۔ نہ لڑائی نہ جھگڑا، نہ بداخلاقی، نظم وضبط کا ایسا نمونہ قیامت تک دیکھنے میں نہ ملے گا۔ اس مبارک خطبہ میں حضور رحمت عالم ﷺ نے زمانہ جاہلیت کی مشرکانہ رسم ورواج کے خاتمے، شعائر اللہ کی تعظیم، سنت ابراہیمی کے احیاء، توحید خالص اور دین اسلام کے کامل ہونے، مسلمانوں کے مال وخون آبرو کی حفاظت، عورتوں کے حقوق اور غلاموں کے مساوی حقوق کا اعلان فرمایا۔

خطبہ حجۃ الوداع اسلامی تعلیمات کا نچوڑ اور اپنی نوعیت کا نہایت ہی مثالی خطبہ ہے۔ جس میں سرکارِ دوعالم ﷺ نے عقائد، عبادات ومعاملات، معیشت ومعاشرت وغیرہ پر روشنی ڈالی جو اسلامی معاشرے کے لئے نہایت ہی ضروری اور اہم ہیں۔

یہ خطبہ تقریباً تمام مستند کتب احادیث میں منقول ہے۔ کسی میں مفصل اور کسی میں اختصاراً۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ان کو بعض مستند کتب سے ایک جگہ جمع کر کے کتابی شکل دی جائے تا کہ اہل علم کے لئے آسانی ہو جائے اور ہر خاص وعام استفادہ کر سکے۔ نیز ہم نے طوالت سے بچتے ہوئے چیدہ چیدہ مقامات کی مختصر تشریح پر ہی اکتفاء کیے ہے۔

یاد رہے! ہم نے صحیح مسلم کی حدیث مبارک کو عنوان بنایا ہے کیونکہ جو چیز مطلوب تھی وہ اس خطبہ میں موجود تھی۔ حالانکہ یہی حدیث مبارک دیگر کتب میں بھی موجود ہے۔ تقدیم، وجہِ تالیف کے علاوہ ہم نے اس میں تین ابواب بنائے ہیں۔ پہلے میں صحیح مسلم میں ضروری خطبہ حجۃ الوداع اور دوسرے میں صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں خطبہ حجۃ الوداع کے ضروری کلمات جبکہ تیسرے باب میں خطبہ حجۃ الوداع کی مختصر شرح ہے اور آخر میں مصادر ومراجع شامل ہیں۔

اللہ رب العزت کی بلند بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ جلیلہ سے میری اس ادنیٰ کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے لئے نفع بخش بنائے اور جو کام زیر تکمیل ہیں ان مین برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۸، اکتوبر ۲۰۱۹ء
۲۸، صفر المظفر ۱۴۴۱ھ
۱۳، کاتک بروز سوموار صبح ۸ بجے

دین کا ادنیٰ خادم
محمد ریاض قصوری
ناظم تعلیمات: جامعہ اسلامیہ لاہور

پہلا باب

خطبہ حجۃ الوداع کے صحیح مسلم شریف میں مروی کلمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ

الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

افضل الصلوٰۃ ۹۸

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث میں یہ الفاظ مروی ہیں:

فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ،

اور لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور اس مہینے میں آج کے دن کی حرمت ہے سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہے۔ زمانہ جاہلیت کے ایک دوسرے پر خون پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں، وہ ربیعہ بن حارث کا خون ہے۔ وہ بنوسعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جس کو ہزیل نے قتل کر دیا تھا اسی طرح زمانہ جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہوں اور وہ حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے ان کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے۔ تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو

فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ، كِتَابُ اللَّهِ، وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا :نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ: بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ، اشْهَدْ، اللَّهُمَّ، اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(صحیح مسلم :(ملتقطا)
رقم الحدیث:۲۸۴۶)

کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے ۔تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (یعنی نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اُوپر حلال کرلیا ہے، تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو۔اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے اوران کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو۔ میں تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑ کر جارہا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ کتاب اللہ ہے ۔تم لوگوں سے قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دوگے؟ سب نے کہا، ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ رب العزت کا پیغام پہنچایا اور حق رسالت ادا کردیا اور آپ نے اُمت کی خیر خواہی کی ۔ پھر آپ نے انگشت شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کرکے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ ہوجا۔

نوٹ:۔

درج بالا حدیث مبارک ایک طویل حدیث ہے اور ہم نے صرف اس سے خطبہ مبارکہ کے کلمات اخذ کیے ہیں۔ نیز ہم نے اپنی اس کتاب میں صحیح مسلم میں موجود خطبہ کو بطور متن ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد خطبہ حجۃ الوداع کے دیگر وہ کلمات جو صحیح مسلم میں نہیں ہیں لیکن دیگر ائمہ محدثین نے ان کو اپنی اسانید صحیحہ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان کو ہم تبعاً ذکر کریں گے۔ چنانچہ صحیح البخاری میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے خطبہ کے یہ کلمات مروی ہیں:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درودِ ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

دوسرا باب

صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتب میں خطبہ حجۃ الوداع کے مروی کلمات

یَارَسُولَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٗ
خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اِشْکَالَنَا

صحیح بخاری میں خطبۂ حجۃ الوداع کے مروی کلمات

عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ قال:
خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ:
أَتَدْرُونَ أَیُّ یَوْمٍ ھَذَا؟ قُلْنَا:
اَللّٰہُ وَرَسُولُہُ أَعْلَمُ، فَسَکَتَ حَتّٰی
ظَنَنَّا أَنَّہُ سَیُسَمِّیہِ بِغَیْرِ اسْمِہِ، قَالَ
: أَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا:
بَلٰی، قَالَ: أَیُّ شَھْرٍ ھَذَا؟ قُلْنَا:
اَللّٰہُ وَرَسُولُہُ أَعْلَمُ، فَسَکَتَ حَتّٰی
ظَنَنَّا أَنَّہُ سَیُسَمِّیہِ بِغَیْرِ اِسْمِہِ،
فَقَالَ: أَلَیْسَ ذُو الْحَجَّۃِ، قُلْنَا:
بَلٰی، قَالَ: أَیُّ بَلَدٍ ھَذَا، قُلْنَا
اَللّٰہُ وَرَسُولُہُ أَعْلَمُ، فَسَکَتَ حَتّٰی
ظَنَنَّا أَنَّہُ سَیُسَمِّیہِ بِغَیْرِ اسْمِہِ، قَالَ
أَلَیْسَتْ بِالْبَلْدَۃِ الْحَرَامِ؟ قُلْنَا:
بَلٰی، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَکُمْ

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ اس دن کے معروف نام کے علاوہ کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا، کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ اس مہینہ کے معروف نام کے علاوہ کوئی اور نام رکھیں گے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟ ہم نے کہا، کیوں نہیں۔

وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ، قَالُوا :نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

(صحیح البخاری: رقم:١٧٤١ دارالسلام الریاض)

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ اس شہر کے معروف نام کے علاوہ کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہاری جانیں اور تمہارے اموال تم پر اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی، تمہارے اس مہینہ کی، تمہارے اس شہر میں حرمت ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرلو۔ سنو! کیا میں نے تبلیغ کر دی؟ ہم نے کہا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے کہا، اے اللہ! تو گواہ ہو جا پس چاہیے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے پس کئی لوگ جن کو حدیث پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ تم میرے بعد کفار نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو۔

سنن ابوداؤد میں سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کلمات:

فَخَطَبَ النَّاسَ، وَقَالَ: إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دِمَاءُنَا دَمُ قَالَ عُثْمَانُ: دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ۔ وَقَالَ سُلَيْمَانُ: دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ وَقَالَ بَعْضُ هٰؤُلَاءِ: كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ (فَقَتَلَهُ) هُذَيْلٌ۔ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ۔

پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جس طرح یہ دن ، یہ مہینہ اور یہ شہر۔ خبردار امر جاہلیت کی ہر شے میرے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے اور زمانہ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے ہیں اور سب سے پہلا خون جو معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے۔ اور وہ بنی سعد کے ہاں دودھ پیتا تھا اس کو ھذیل نے قتل کیا تھا۔ اور جاہلیت کے سود کو معاف کیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود اپنے سودوں میں سے حضرت عباس بن عبدالمطلب کا ہے وہ موقوف کر دیا گیا ہے۔ پس عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بے شک تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ لیا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے حکم سے حلال کیا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانَۃِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ، وَاِنَّ لَکُمْ عَلَیْھِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَھُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَاِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابَ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ عَنِّیْ، فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ ثُمَّ قَالَ بِاِصْبَعِہٖ السَّبَابَۃِ یَرْفَعُھَا اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُتُھَا (یَنْکُبُھَا) اِلَی النَّاسِ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ، اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(سنن ابوداؤد۔رقم الحدیث:۱۹۰۲۔ مشکوٰۃ۔رقم الحدیث:۲۵۵۵)

اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں کہ تم جس کو ناپسند سمجھتے ہو۔اگر یہ کام کریں تو ان کو ایسی سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کا کھانا، پینا، کپڑا اپنی وسعت کے مطابق دو۔ تحقیق میں نے تم میں ایک ایسی چیز چھوڑی ہے کہ تم ہرگز گمراہ نہیں ہونگے جب تک تم اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے اور وہ کتاب اللہ ہے اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دیں گے کہ آپ نے اللہ کا حکم پہنچادیا اور امانت ادا کردی ہے اور خیر خواہی کی ہے۔ پھر حضور ﷺ نے شہادت کی اُنگلی کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور لوگوں کی طرف جھکایا اور تین مرتبہ فرمایا: اے الٰہی گواہ رہ۔اے الٰہی گواہ رہ۔اے الٰہی گواہ رہ۔

سنن ابن ماجہ میں خطبہ حجۃ الوداع کے مروی کلمات

حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَا أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ: "فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا" أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ۔ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ۔ أَلَا إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَبَدًا۔ وَلٰكِنْ سَيَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِي بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَيَرْضَى بِهَا

(ابن ماجہ: رقم الحدیث: ۳۰۵۵۔
جامع ترمذی: رقم الحدیث: ۲۱۵۹)

اے لوگو! خبردار، کونسا دن زیادہ حرمت والا ہے؟ تین دفعہ فرمایا: عرض کی گئی حج اکبر کا دن، فرمایا: بے شک تمہارا خون اور اموال اور تمہاری عزتیں ایسے ہی قابل احترام ہیں جیسے اس دن، اس مہینہ اور اس شہر کا احترام ہے۔ خبردار، مجرم اپنے کیے کا ذمہ دار خود ہے۔ خبردار! والد کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں۔ سنو! شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں کبھی اس کی عبادت کی جائے لیکن اس سے کم درجہ کے اعمال میں اس کی اطاعت ہو سکے گی تو شیطان بھی اس پر راضی ہو گیا ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں خطبہ حجۃ الوداع کے مروی کلمات:۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ۔ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى أَبَلَّغْتُ قَالُوا بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ

حضور ﷺ نے ایام تشریق کے وسط میں خطبہ دیا۔ فرمایا: اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک، تمہارے آباء ایک، خبردار، کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔ کیا میں نے بات پہنچا دی؟ عرض کی گئی، اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے پہنچا دی۔ پھر فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ عرض کی گئی یوم حرام۔ پھر فرمایا: یہ مہینہ کون سا ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ ماہ حرام ہے۔ پھر فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ عرض کی گئی شہر حرام ہے۔ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارا خون اور مال حرام قرار دیا ہے۔

قَالَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ أَوْ أَعْرَاضَكُمْ أَمْ لَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَلَّغْتُ قَالُوا بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

(مسند احمد بن حنبل: رقم الحدیث: ۲۳۴۸۹ ۔مطبوعہ: موسسہ الرسالہ بیروت لبنان)

(راوی کہتا ہے مجھے یاد نہیں آپ ﷺ نے تمہاری عزتوں کو بھی حرام قرار دیا ہے، فرمایا ہے کہ نہیں) جس طرح اس دن کی حرمت، اس مہینہ کی حرمت اور اس شہر کی حرمت۔ کیا میں نے بات پہنچا دی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ کے نبی نے بات پہنچا دی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا یہ کلام جو حاضر ہیں وہ غائب تک پہنچا دیں۔

جمع الفوائد میں حضرت عمرو بن الاحوص سے مروی کلمات:۔

عَمْرُوبِنُ الْاَحْوَصِ شَهِدْتُّ حَجَّةَ الْوِدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَرَهٗ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثًا اَیُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ؟ قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا يَجْنِیْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُوالْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ اَخِيْهِ شَیْءٌ اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُؤُسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَی الْعَبَّاسِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ

عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حجۃ الوداع کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ چنانچہ حمد وثنا کے بعد اُمت کے واسطے احکام بیان فرمائے ۔ پھر تین دفعہ فرمایا: کونسا دن زیادہ حرمت والا ہے؟ عرض کی گئی حج اکبر کا دن ۔ فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایسے ہی قابل احترام ہیں جیسے اس دن اس شہر اور اس مہینے کا احترام۔ خبردار! باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور بیٹے کے جرم کا ذمہ دار باپ نہیں۔ بے شک ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ۔ پس مسلمان کے حال میں سے دوسرے مسلمان کو کوئی چیز یعنی حلال نہیں ہے سنو! اس چیز کے جو وہ اپنی مرضی سے دے۔ خبردار کوئی شخص اپنے قرض دار سے سوائے رأس المال کے سود نہ لے کیونکہ سود خارج کر دیا گیا ہے اور اللہ نے اس کا فیصلہ فرما دیا ہے اور عباس بن عبد المطلب کا سود بھی خارج ہے۔

اَلَا وَاِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

(جمع الفوائد۔ج۱ص۲۲۔رقم الحدیث:۹۷)

اور تمام خون زمانہ جاہلیت کے تھے سب خارج ہیں اور سب سے پہلے جو خون زمانہ جاہلیت کا میں خارج کرتا ہوں وہ خون ابن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا ہے جس کو بنی ہزیل نے قتل کیا تھا۔ پس یہ جاہلیت کے خون معاف کرنے میں، میں ابتدا کرتا ہوں اور خبردار عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے ہمیشہ پابند رہو کیونکہ وہ تمہاری قید میں ہیں اپنا کوئی کام خود نہیں کرسکتیں مگر یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کا کوئی کام کریں اگر وہ ایسا کریں تو ان کے سونے کی جگہ اپنے سے الگ کردو اور اتنی سزا دے سکتے ہو جس سے بدن پر نشان نہ پڑیں۔ اے لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارا حق ہے اور تمہاری عورتوں کا بھی تم پر حق ہے کہ وہ کسی آدمی کو تمہارے بستر پر نہ بیٹھنے دیں جس کو تم پسند نہیں کرتے اور نہ گھر میں داخل ہونے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو اور یاد رکھو تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے کہ ان کے لباس اور کھانے کا اچھی طرح خیال رکھو۔

جامع الآثار میں خطبۂ حجۃ الوداع ان کلمات کے ساتھ مروی ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ، أَلَا وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَىٰ عَجَمِيٍّ، أَلَا لَا فَضْلَ لِأَسْوَدَ عَلَىٰ أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوٰى، أَلَا قَدْ بَلَّغْتُ۔ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

(جامع الآثار ۔ ج۵ص۲۵۲۳۔ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارے آباء واجداد ایک ہیں، اس لئے کسی عربی کو عجمی پر کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں بجز تقویٰ کے۔خبردار میں نے یہ تم کو پہنچا دی۔عرض کی،ہاں! پھر فرمایا: جو حاضرین ہیں میرا یہ کلام غائبین کو پہنچا دیں۔

سیرت ابن ہشام میں خطبۂ حجۃ الوداع کے مروی کلمات:۔

وَخَطَبَ النَّاسُ خُطْبَتَهُ الَّتِي بَيَّنَ فِيهَا مَا بَيَّنَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اِسْمَعُوْا قَوْلِي فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا بِهٰذَا الْمَوْقِفِ أَبَدًا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَكَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ

پھر حضور ﷺ نے خطبہ پڑھا اور اُمت کے واسطے بہت سے احکام بیان فرمائے۔چنانچہ حمد وثنا کے بعد فرمایا: اے لوگو! میری بات غور سے سنو۔شاید آئندہ میں تم سے اس جگہ کبھی ملاقات نہ کروں ۔اے لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے جا ملو مثل تمہارے اس دن کی حرمت کے اور اس مہینہ کی حرمت کے۔

رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ وَقَدْ بَلَّغْتُ فَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا مَوْضُوْعٌ وَلٰكِنْ لَكُمْ رُؤُسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ قَضَى اللّٰهُ أَنَّهُ لَا رِبَا وَإِنَّ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دِمَائِكُمْ أَضَعُ دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ فَهُوَ أَوَّلُ مَا أَبْدَأُ بِهٖ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يُّعْبَدَ بِأَرْضِكُمْ هٰذِهٖ أَبَدًا وَلٰكِنَّهُ أَنْ يُّطَعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَقَدْ رَضِيَ بِهٖ مِمَّا تَحْقِرُوْنَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ

اور بے شک تم اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کا سوال کرے گا اور میں سب باتیں تم کو بتا چکا ہوں پس جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو وہ اس کو امانت ادا کر دے اور کوئی شخص اپنے قرض دار سے سوائے رأس المال کے سود نہ لے کیونکہ سود خارج کر دیا گیا ہے اور خدا نے اس کا فیصلہ فرما دیا ہے اور عباس بن عبد المطلب کا سود بھی خارج ہے اور جس قدر خون زمانہ جاہلیت کے تھے سب خارج ہیں اور سب سے پہلے جو خون زمانہ جاہلیت کا میں خارج کرتا ہوں وہ خون ابن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا ہے جن کو بنی ہزیل نے قتل کیا تھا پس یہ جاہلیت کے خون معاف کرنے میں، میں ابتدا کرتا ہوں۔ اور اے لوگو! اس تمہارے ملک میں شیطان اپنی پرستش کیے جانے سے نا اُمید ہو گیا ہے یعنی ملک عرب میں کبھی اس کی پرستش نہ ہو گی۔

فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّ النَّسِيْءَ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ
بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا
وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِيُوَاطِؤُا عِدَّةَ مَا
حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
وَيُحَرِّمُوْا مَا أَحَلَّ اللّٰهُ وَإِنَّ الزَّمَانَ
قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَإِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا أَرْبَعَةٌ
حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَةٌ وَرَجَبُ مُضَرَ
الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ أَمَّا
بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ لَكُمْ عَلٰى
نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقًّا
لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَّا يُوْطِئْنَ
فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ وَعَلَيْهِنَّ
أَنْ لَّا يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَإِنْ
فَعَلْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ
تَهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ
وَتَضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ

مگر ہاں اور وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر وہ راضی ہو گیا ہے جن کو تم بڑے گناہوں میں شمار نہ کرو گے۔ پس تم کو اپنے دین کی شیطان سے حفاظت لازم ہے۔ اے لوگو! نسیء کی بدعت جو کفاروں نے ایجاد کی تھی، یہ کفر کی زیادتی میں شمار ہے۔ یعنی حرام مہینوں کو حلال کے بدلہ میں، حلال مہینوں کو حرام کر لینا، خدا نے ہمیشہ سے بارہ مہینے رکھے ہیں جن میں سے چار ہیں تین پے در پے یعنی ذیقعد، ذی الحج اور محرم اور ایک رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔ اور اے لوگو! تمہاری عورتوں پر حق ہے اور تمہاری عورتوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری عورتوں پر حق ہے کہ وہ کسی سے زنا نہ کرائیں اور کوئی فحش بات ظاہر نہ کریں پس اگر وہ ایسا کریں تو خدا نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم ان کو اپنے سے جدا سلاؤ اور ایسی مار مارو جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو۔

فَاِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ
عِنْدَكُمْ عَوَانٌ لَا يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ
شَيْئًا وَاِنَّكُمْ اِنَّمَا اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ
اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ
اللّٰهِ فَاعْقِلُوْا اَيُّهَا النَّاسُ قَوْلِيْ فَاِنِّيْ
قَدْ بَلَّغْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنِ
اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا بَيِّنًا
كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ اَيُّهَا النَّاسُ
اِسْمَعُوْا قَوْلِيْ وَاعْقِلُوْهُ تَعْلَمُنَّ اَنَّ
كُلَّ مُسْلِمٍ اَخٌ لِلْمُسْلِمِ وَاَنَّ
الْمُسْلِمِيْنَ اِخْوَةٌ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ
مِنْ اَخِيْهِ اِلَّا مَا اَعْطَاهُ عَنْ طِيْبِ
نَفْسٍ مِنْهُ فَلَا تَظْلِمُنَّ اَنْفُسَكُمْ
اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَذُكِرَ لِيْ اَنَّ
النَّاسَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ

پھر اگر وہ ان باتوں سے باز آ جائیں تو ان کا کھانا، کپڑا حسب حیثیت تمہارے ذمہ ہے۔اے لوگو! عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو وہ تمہاری مددگار ہیں اور اپنے واسطے کچھ اختیار نہیں رکھتی ہیں اور تم نے ان کو خدا کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور خدا کے کلام کے ساتھ ان کو حلال کیا ہے۔ پس اے لوگو! میرے ان احکام کو خوب سمجھو اور میں نے تم میں ایک ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور اس کے نبی کی سنت۔ اے لوگو! میری ان باتوں کو سنو اور خوب سمجھ لو اور جان لو کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ پس مسلمان کے مال میں سے دوسرے مسلمان کو کوئی چیز لینی حلال نہیں ہے سوائے اس چیز کے جو وہ اپنی خوشی سے بخش دے۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ

(سیرۃ ابن ہشام۔ ج ۲۔ ص ۳۵۱ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی بیرون بوہر گیٹ۔ملتان)

پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تیرے احکامات بندوں کو پہنچا دیئے۔ سب حاضرین نے عرض کی، حضور ہاں، بے شک آپ نے احکامات الٰہی ہم کو پہنچا دیئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔

تیسرا باب

خطبۂ حجۃ الوداع کے بعض مقامات کی شرح

دیدارِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس درُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کریگا۔ اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اِسے قبر میں داخل اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اتاریں گے۔

(افضل الصلوۃ علی سید السادات)

احترامِ انسانیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر کائنات کی ہر چیز اس کے لئے مسخر کردی اور اپنا خلیفہ منتخب فرما کر تمام قوتیں اور صلاحتیں عطا فرمائیں اور بہت سارے حقوق عطا فرمائے۔

دین اسلام نے جن حقوق کی ضمانت دی ہے ان میں سے جو سرِ فہرست ہیں، ان میں سے حق ملکیت، زندگی کے حقوق اور عزت و آبرو کا تحفظ شامل ہیں اور یہ حقوق ایک انسان کو بطورِ انسان حاصل ہیں، اس لئے اس میں رنگ و نسل اور مذہب و وطن کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا	اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا۔

(الاسراء: ۷۰)

اسلام میں انسانی جان کی حفاظت کس قدر اہم ہے اس کا اندازہ اس آیت مبارک سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے:۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيمًا (النساء:۹۳)

اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا (المائدہ:۳۲)

جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو مرنے سے بچا لیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچالیا۔

اسی طرح ارشاد نبوی ﷺ ہے:

مَنْ اَعَانَ عَلٰى دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِشَطْرٍ كُتِبَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اٰيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ (شعب الایمان۔رقم الحدیث:۵۳۴۶)

جس کسی نے مسلمان کا خون بہانے میں معمولی سی بھی مدد کی تو قیامت کے دن اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا جائے گا۔ "اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس و نا اُمید"

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ

اگر تمام زمین وآسمان والے ایک مومن کے خون میں شریک ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو اُوندھے منہ جہنم میں گرادے گا۔

(جامع ترمذی: رقم الحدیث: ۱۳۹۸)

دین اسلام میں لوگوں کی عزت وناموس کی حفاظت کا بڑا مقام ہے جس طرح نماز، روزہ عبادت ہے اسی طرح دوسروں کی عزت وآبرو کا تحفظ بھی عبادت ہے۔

تحفظِ ناموس وآبرو پاکیزہ اور صالح معاشرہ کا عکاس ہے اس سے معاشرہ کی حفاظت ہوتی ہے اور معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

(سورۃ الحجرات: ۱۱)

اے ایمان والو! مردوں کا کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اُڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اُڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے بلاؤ۔ ایمان کے بعد فاسق کہلانا کتنا بُرا کام ہے اور جو لوگ توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

دنیا کا ہر انسان، انسان ہونے کے لحاظ سے عزت کا مستحق ہے خواہ وہ کسی بھی جگہ، ملک کا رہنے والا ہو۔ کسی بھی قوم، قبیلہ، مذہب اور زبان سے تعلق رکھتا ہو، امیر ہو یا غریب، تندرست ہو یا اپاہج، اس کا انسان ہونا ہی اس کی عزت و ناموس کے لیے کافی ہے۔

حرمتِ سود

قرآنِ کریم اور حدیث مبارک میں سودی کاروبار اور سود کے لین دین کرنے کے خلاف سخت ترین وعیدیں اور ممانعت آئی ہے۔ بعض حضرات سود کو معمولی چیز سمجھ کر سود لینے اور دینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے یا گناہ تو مانتے ہیں لیکن اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اس زمانہ میں سود کے بغیر گزارا نہیں۔ لہذا اگر سود کو ختم کیا گیا تو ہم مالی مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔ حالانکہ سود گناہ کبیرہ، معاشرتی جرم اور معاشی ظلم و بربریت ہے جبکہ سود لینا ہی گناہ نہیں بلکہ سود دینا، سود کے متعلق لکھائی کرنا اور گواہی دینا بھی گناہ کا کام ہے اور اس میں قلت و کثرت کا بھی کوئی لحاظ نہیں۔ دونوں کا یکساں حکم ہے۔ لہٰذا سود ایک لعنت ہے اس سے بچنے اور اسے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اللہ وحدہ لاشریک کا ارشاد ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

(آل عمران: ۱۳۰)

اے ایمان والو! دگنا چگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ
(البقرہ: ۲۷۵-۲۷۶)

وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہونگے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کی مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے آچکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گناہ گار۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ
(البقرہ: ۲۷۸-۲۷۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا سود اگر مسلمان ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو۔

درج بالا قرآنی آیات کی روشنی میں اہل ایمان کو سود سے اتنی سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے کہ سود کی ممانعت کا حکم آنے سے قبل جو سود واجب الادا تھا اس کو بھی وصول کرنے سے روک دیا گیا اور اس گناہ عظیم سے باز نہ آنے والوں کے خلاف اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ کی وعید ہے۔

سود انسان میں طمع، لالچ اور حرص پیدا کر کے اسے مخبوط الحواس بنا دیتا ہے اور دوزخ میں لے جاتا ہے۔ لہذا سود سے باز آجانا اپنے رب سے ڈرنے کی نشانی اور ایمان کی شرط ہے۔

حدیث شریف میں ارشاد ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ

سود کھانے والے سود کھلانے والے، سود پر گواہی دینے والے اور سود کے لکھنے والے پر لعنت کی ہے اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں۔

(صحیح مسلم: ۱۵۹۸)

حضور ﷺ نے فرمایا:

اَلرِّبٰوا ثَلَاثٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا اَيْسَرُهَا مِثْلُ اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ

(الجامع الصغیر۔ رقم الحدیث: ۴۴۸۸)

سود کے تہتر درجے ہیں اور سب سے کم درجہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے بدکاری کرے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِجْتَنِبُوْا السَّبعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاھُنَّ ؟ قَالَ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَاَكَلُ الرِّبٰوا

(صحیح بخاری: رقم الحدیث:۲۷۶۶)

سات ہلاک کر ڈالنے والے اُمور سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! وہ ہلاک کر ڈالنے والے اُمور کونسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور سود کھانا۔

ان آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ اسلام ایک عادلانہ اور منصفانہ نظام پر مبنی معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے جبکہ سود کے نتیجہ میں خود غرضی پیدا ہوتی ہے اور خود غرض سرمایہ دار یہ بات پھیلاتے ہیں کہ سود کو ختم کرنا ممکن نہیں ہے اور بیع بھی سود کی ہی طرح ہے حالانکہ اللہ وحدہ لاشریک نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ جس طرح قرآن کریم کی آیات کا انکار کفر ہے اسی طرح اللہ ورسول کے کسی ایک حکم سے روگردانی بھی شریعت کی خلاف ورزی ہے۔ لہذا ہدایت صرف اور صرف قرآن وسنت پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

مرد وعورت کے حقوق

اللہ وحدہ لاشریک نے مرداور عورت کے باہمی تعلق کو نہایت ہی خوش اسلوبی سے بیان فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرہ:۱۸۷) وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔

اس لحاظ سے دونوں کے حقوق مساوی ہیں یعنی دونوں کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ پھر جو لباس کی تعبیر ہے کتنی ہی معنیٰ خیز ہے جس گھرانے میں زوجیت کا یہ تصور اور معیار ہو وہ ان کے لئے جنت نہیں تو کیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (البقرہ:۲۲۸)

خواتین اور مردوں کے حقوق وفرائض ایک دوسرے پر برابر ہیں البتہ مرد کو ایک درجہ فضیلت حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ غالب وحکمت والا ہے۔

مرد کو ایک درجہ فضیلت اسی لئے ہے کہ اس پر بے شمار ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں لیکن قانون اور معاشرت میں دونوں برابر ہیں۔ ظہور اسلام سے قبل عورت کی کوئی قدر ومنزلت نہیں تھی، اس کو ناپاک تصور کیا جاتا۔ عورت جس بیچارگی اور مظلومیت کا شکار

تھی بلاشبہ وہ تمام کائنات میں ضرب المثل تھی۔ پھر حیرت کی بات یہ ہے کہ عورت کی کسی حیثیت کا بھی لحاظ نہ تھا۔ ماں، بہن، بہو، بیٹی سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جاتا یہاں تک کہ کی پیدائش کو عار سمجھا جاتا جس کا ذکر اللہ رب العزت نے یوں فرمایا:

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
(النحل:۵۸-۵۹)

اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا اور وہ غصہ کھاتا ہے، لوگوں سے چھپتا رہتا ہے۔ اس بشارت کی بُرائی کے سبب کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا۔ ارے بہت ہی بُرا حکم لگاتے ہیں۔

قبل از اسلام کی قوموں نے یہ حقیقت بالکل نظرانداز کر دی تھی کہ مرد اور عورت دونوں سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد اور اللہ رب العزت کی مخلوق ہیں اور ان کا ازدواجی تعلق انسانی تہذیب وتمدن کی حسین بنیاد ہے۔ ایسے ابتر حالات میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب سرورِ عالم ﷺ نسواں کا مقدر سنوارنے کے لئے سراپا رحمت وشفقت بن کر تشریف لائے اور لوگوں کو بتا دیا کہ کس طرح ہمہ وقت اور ہمہ جہت مصروفیت کے باوجود ازدواجی زندگی خوشگوار بنائی جا سکتی ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ

(مشکوٰۃ۔رقم الحدیث:۳۲۵۲)

تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی بچہ کے لئے بہتر ہے اور خود میں اپنے بال بچوں کے لئے بہتر ہوں اور جب تمہارا کوئی ساتھی مر جائے تو اس کو چھوڑ دو (یعنی مرنے کے بعد اس کی بُرائی مت کرو)

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ

(مشکوٰۃ۔رقم الحدیث:۳۲۶۴)

(جامع ترمذی: رقم الحدیث:۱۱۶۲)

کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو اور تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لئے بہترین ثابت ہو۔

ان احادیث رسول کی روشنی میں بہترین ایمان والے کی نشانی یہ ہے کہ حسنِ سلوک میں سب سے اچھا اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہونا ہے اس لئے مردوں کو اپنی بیویوں کے حق میں سراپا محبت وشفقت ہونا چاہیے اور بیوی کی ہر جائز دلجوئی کرنی چاہیے۔اور عورت کو بھی چاہیے کہ اپنے شوہر کا خیال رکھے،اس کی دلجوئی اور تعظیم وتکریم کرے اور اپنے شوہر کی رضا کا مکمل خیال کرے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ
جو عورت مر جائے اور اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔

(مشکوٰۃ۔رقم الحدیث:۳۲۵۶)

(جامع ترمذی: رقم الحدیث:۱۱۶۱)

اسلام نے مرد اور عورت کے خوبصورت رشتے کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے پر زور دیا ہے اور دونوں کے نفسیات کو پیش نظر رکھ کر ہر ایک کو جائز حقوق عطا فرمائے ہیں۔ بیوی پر خاوند کے جو حقوق ہیں وہ سب اسی لائق ہیں کہ عورت دل و جان سے ان کو بجا لائے اور مرد کو بھی چاہیے کہ اپنی رفیقۂ حیات سے نرمی سے پیش آئے اور اس کی جائز ضروریات کا خیال رکھے۔

امانت داری

کوئی بھی ادارہ، جماعت، معاشرہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک اس کی بنیاد امانت و دیانت پر استوار نہ ہو کیونکہ امانت دار آدمی پر لوگ اعتبار کرتے ہیں اور خائن سے نفرت۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ امین لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں۔

انسان کا معاملہ اپنے خالق حقیقی کے ساتھ متعلق ہوتا ہے یا مخلوق کے ساتھ اور ہر معاملہ کے ساتھ اس پر لازمی ہے کہ وہ اس معاملہ کو امانت داری کے ساتھ ادا کرے۔ دینِ اسلام میں امانت داری کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (النساء:۵۸)	بے شک اللہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانت والوں کو ان کی امانتیں ادا کرو۔

ارشاد الٰہی ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (المؤمنون:۸)	اور وہ جو اپنی امانتیں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ (البقرہ:۲۸۳)	اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جیسے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کرے اور اللہ سے ڈرے۔

حدیث شریف میں ہے:

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ (احمد بن حنبل۔ رقم الحدیث:۱۲۳۸۳)	جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پابندی نہیں اس کا دین نہیں۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ (صحیح بخاری: رقم الحدیث:۳۳)	منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

لفظ ”امانت“ اپنے اندر ایک وسیع مفہوم رکھتا اور بہت سے پہلوؤں پر محیط ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (الانفال:۲۷)	اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تمہیں علم ہو۔

اللہ تعالیٰ کی خیانت سے مراد فرائض کا ترک کرنا اور گناہوں میں مبتلا ہونا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی خیانت سے مراد آپ ﷺ کی سنت مبارکہ اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے میں سستی کرنا ہے اور امانتوں میں خیانت سے مراد جن چیزوں کی حفاظت کرنا اور ان کے اہلوں تک پہنچانا ضروری ہے اس میں سستی کرنا ہے۔

یہ بات بھی واضح رہے کہ امانت صرف اور صرف روپے پیسے کی ہی نہیں ہوتی بلکہ اگر کوئی راز کی بات تم سے کہتا ہے تو وہ بھی امانت ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کام تمہارے سپرد ہے وہ بھی امانت ہے اس کو بھی پوری ذمہ داری سے کرنا چاہیے۔ اسی طرح اُمور مملکت بھی انہیں لوگوں کے سپرد کرنے چاہیئں جو ان کے اہل اور باصلاحیت ہوں۔

اسلام میں ذات پات کا تصور

اسلام سے پہلے انسانیت کی تقسیم، رنگ، نسل اور وطن کی بنیادوں پر تھی۔ یہ شرف صرف اور صرف اسلام کو ہی حاصل ہے جس نے ان فاسد اور غلیظ بنیادوں کو اکھیڑ پھینکا اور انسانیت کی تقسیم مومن اور کافر، صالح اور فاسق، نیک اور بد کی اساس پر کی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات:۱۳)

اور ہم نے تم کو قومیں اور قبیلے بنا دیا تا کہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو۔ بے شک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

حدیث مبارک ہے:

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ اُنْظُرْ فَاِنَّكَ لَيْسَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِالتَّقْوٰى (مسند احمد: ج ۵ ص ۱۵۸)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو تم کسی گورے یا کالے سے افضل نہیں ہو البتہ تم اس پر تقویٰ سے فضیلت حاصل کرو۔

نیز ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمَرْتُكُمْ فَتَقَضَّيْتُمْ مَا عَهِدْتُّ اِلَيْكُمْ فِيْهِ وَرَفَعْتُمْ اَنْسَابَكُمْ فَالْيَوْمَ اَرْفَعُ نَسَبِیْ وَاَضَعُ اَنْسَابَكُمْ اَيْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَيْنَ الْمُتَّقُوْنَ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ (شعب الایمان: ج ۴ ص ۲۸۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا، میں نے تم کو حکم دیا تھا تم نے مجھ سے کیا ہوا عہد ضائع کر دیا تم نے اپنے اپنے نسب بلند کیے۔ آج میں اپنا نسب بلند کروں گا اور تمہارے نسبوں کو ضائع کر دوں گا۔ متقی کہاں ہیں؟ متقی کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت

حضور پرنور شافع یوم النشور رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت پر اُمت کا اجماع ہے۔ اہل اسلام اس عقیدہ پر مکمل طور پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

(الاحزاب:۴۰)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

حدیث مبارک ہے: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ! هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

(بخاری شریف: رقم الحدیث: ۳۵۳۵
مشکوۃ۔ ص ۵۱۱)

میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس مرد کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا پس اس کو بہت حسین و جمیل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ اس مکان کے گرد چکر لگاتے اور اس کی تحسین کرتے اور کہتے کہ اس میں وہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی! پس میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

حدیث پاک ہے:

عَنْ حُذَيْفَةَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ: فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ، مِنْهُمْ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَاِنِّيْ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (مسند احمد بن حنبل۔ رقم الحدیث: ۲۳۳۵۸)	حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں ستائیس دجال اور کذاب ہونگے، ان میں سے چار عورتیں ہونگیں اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (سنن ابوداؤد۔ رقم الحدیث: ۲۵۲۲)	حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں تیس کذاب ہونگے جن میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

غور فرمائیے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں ختم نبوت کے عقیدہ پر اجماع اُمت ثابت ہے اور ہر زمانے کے علماء حق نے مدعی نبوت کو گردن زنی قرار دیا ہے۔ حضور رحمت عالم ﷺ آخری نبی ہیں اور حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس طرح ثابت ہوا حضور ﷺ آخری نبی ہیں، اسی طرح حضور ﷺ کی اُمت کا آخری الامم ہونا بھی ثابت ہو رہا ہے۔

بروزِ قیامت اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضری

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سب کو اپنے رب کریم کی بارگاہ میں پیش ہو کر اپنے اعمال کے بارے میں جواب دہ ہونا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ

(جامع ترمذی ۔ رقم الحدیث: ۲۴۱۶
مسند ابو یعلیٰ ۔ رقم الحدیث: ۵۲۷۱)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت انسان اپنے رب کے حضور سے قدم نہیں اُٹھا سکے گا جب تک ان پانچ سوالوں کے جواب نہیں دے دیتا، عمر کہاں فنا کی؟ جوانی کیسے گزاری؟ مال کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟

ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ایسا کوئی کام نہ کریں جس کی وجہ سے بروزِ قیامت اپنے رب تعالیٰ کے حضور شرمندگی اُٹھانا پڑے۔ ہمیں چاہیے گناہ کی آلودگی سے نفس کی حفاظت کریں۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کو شعار بنالیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (الاعراف:۳۵)	پس جو لوگ گناہوں سے باز رہے اور انہوں نے نیکیاں کیں تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ غمگین ہونگے۔

لہٰذا ہمارے شب وروز افعال حسنہ اور اعمال صالحہ میں گزرنے چاہییں اور اعمال سیۂ سے بچتے ہوئے زادِ آخرت ذخیرہ کرنا چاہیے کیونکہ جیسا بویا جائے گا ویسا ہی کاٹا جائے گا۔

اختتامی کلمات

اللہ وحدہ لا شریک کے فضل وکرم اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی نظرِ عنایت سے یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچی۔اس پر جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔دعا ہے اللہ رب العزت میری اس ادنیٰ سی خدمت کو قبول فرما کر میرے والدین اور جمیع اساتذہ کرام کے لیے ذریعہ نجات بنائے، تمام مسلمانوں اور قارئین کے لیے نفع بخش بنائے اور اس کی اشاعت کے تمام معاونین کے لیے باعثِ اجر وثواب بنائے۔

آمین۔بجاہ سید المرسلین ﷺ

احقر العباد

ابو عبداللہ محمد ریاض قصوری

ناظم تعلیمات: جامعہ اسلامیہ لاہور

0321-4548940

۲۸، اکتوبر ۲۰۱۹ء

۲۸، صفر المظفر ۱۴۴۱ھ

۱۳، کاتک بروز سوموار صبح ۸ بجے

مصادر و مراجع

۱۔ قرآن مجید۔ کتاب اللہ

۲۔ صحیح بخاری ۔امام محمد بن اسماعیل بخاری ،متوفی ۲۵۶ھ۔ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

۳۔ صحیح مسلم ۔امام مسلم بن حجاج قشیری ۔متوفی ۲۶۱ھ۔طبع مؤسسۃ الرسالہ۔ بیروت

۴۔ جامع الترمذی۔امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی۔متوفی ۲۷۹ھ ۔طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت

۵۔ سنن ابوداؤد۔امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی۔متوفی ۲۷۵ھ۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت

۶۔ سنن ابن ماجہ۔امام محمد بن یزید بن ماجہ۔متوفی ۲۷۳ھ۔طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت

۷۔ المسند ۔امام احمد بن حنبل،متوفی ۲۴۱ھ،طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت

۸۔ شعب الایمان ،امام ابوبکر احمد بن حسن بیہقی ،متوفی ۴۵۸ھ ، طبع دارالکتب العلمیۃ ،بیروت لبنان

۹۔ مشکوٰۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح۔امام محی الدین خطیب تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ۔طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

۱۰۔ جمع الفوائد من جامع الاصول وجمع الزوائد ۔محمد بن سلیمان ،متوفی ۱۰۹۴ھ۔ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی

۱۱۔ مسند ابو یعلیٰ موصلی ۔امام احمد بن علی المثنی التمیمی ۔متوفی ۳۰۷ھ۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

۱۲۔ الجامع الصغیر ۔امام جلال الدین سیوطی ۔متوفی ۹۱۱ھ ۔طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

۱۳۔ السیرۃ النبویۃ ۔امام اعبد الملک بن ہشام ۔متوفی ۲۱۳ھ ۔طبع عبد التواب اکیڈمی

۱۴۔ جامع الآثار فی مولد النبی المختار ۔امام شمس الدین محمد بن عبداللہ بن محمد القیسی الدمشقی ۔متوفی ۸۴۲ ۔طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
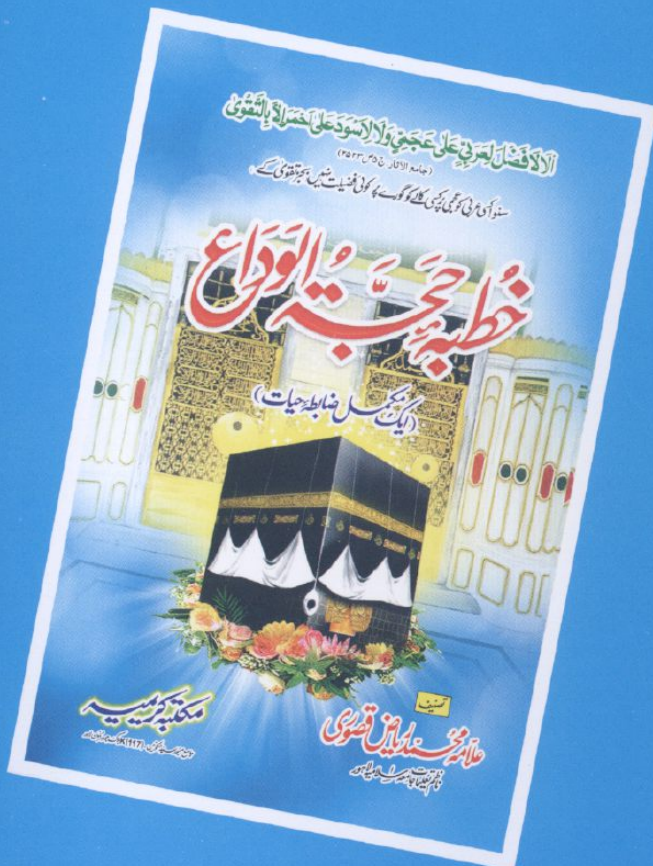
رابطہ برائے حصول کتاب

جامع مسجد شافع محشر حنفیہ غوثیہ

چوک چوبرجی لاہور

03214548940